Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ ۔ ۲۱ امان ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۱ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۶۸

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

جیساکہ احباب جانتے ہیں حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ مختلف طبّی علاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم حضرت سیدہ صاحبہ کو جلد تر صحت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش کا تازہ ظہور

جماعت احمدیہ کی ترقی میں ایک نیا سنگِ میل

یورپ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک نمایاں اور روشن دن تھا کیونکہ اس دن پہلی بار سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے ٹیلیویژن پر یورپ کے براعظم میں سنا اور دیکھا گیا۔ اب یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری رہے گا۔

جیساکہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ خطبہ روس کے انتہائی مشرق (یعنی ولاڈی واسٹک کا علاقہ) سے لے کر یورپ کے انتہائی مغربی علاقوں تک اور شمال میں ناروے کے شمالی علاقوں سے لے کر جنوب میں سپین کے جنوبی علاقے جبل الطارق تک یہ خطبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دیکھا اور سُنا جا رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ دن ہمارے لئے جذباتی لحاظ سے ایک بہت ہی ہیجان کا دن ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو جماعت احمدیہ کو مل چکا ہے۔ اور دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اب اس اعزاز کو جماعت سے نہیں چھین سکتیں۔ یہ ایک ایسی سعادت ہے کہ جس کے حصے میں آگئی ہے، جسے خدا نے عطا فرما دی ہے، وہ اب دنیا کی تمام عظمتیں رکھنے والی سلطنتیں بھی مل کر چاہیں تو اب اس سے چھین نہیں سکتیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دعا کریں کہ یہ سلسلہ سعید روحوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو جو دُوریاں ہیں وہ کم ہو جائیں جو فاصلے ہیں وہ پاٹے جائیں اور جن جن کو خدا تعالیٰ نے فراست عطا کی ہے وہ نہ صرف اپنے کانوں سے سُنیں بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کیا کہا جا رہا ہے اور اس سے پہلے ان کو کیا بتایا جاتا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر اس سلسلے سے ایک بھی رُوح حق پا گئی تو یہ ہمارے لئے بے حد خوشی کا دن ہوگا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی بے حد عنایت کے آگے ہر احمدی جذبات تشکر کے ساتھ سربسجود ہے کہ اس نے امام رابع کے بابرکت دور میں عظیم الشان ترقی کا یہ سنگ میل دکھایا ہے کہ آج دنیا کے پردے پر غالباً کوئی مذہبی جماعت یا ادارہ ایسا نہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے نام کی سربلندی کے لئے جدید ترین سائنسی ذرائع مواصلات کو اس خوبی اور کامیابی سے استعمال کر رہا ہو یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں خوشی و مسرت کا یہ دن دکھایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضلوں سے اس سلسلے کو وسعت دے۔ براعظم یورپ سے نکل کر یہ سلسلہ دیگر براعظموں امریکہ، افریقہ اور ایشیا تک بھی محیط ہو جائے اور دنیا بھر میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ سُنا جا سکے اور دیکھا بھی جا سکے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

دعائیہ فہرست تحریک جدید

وکالت مال اوّل ان تمام خوش نصیبوں کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرتی ہے۔ جو اپنا وعدہ مکمل ادا کر دیتے ہیں۔ یہ فہرستیں یکم اپریل ۱۹۹۲ء تک وکالت مال اوّل میں بھجوا دی جائیں۔

وکیل المال اوّل
تحریک جدید۔ ربوہ

۲۳ مارچ یوم حضرت بانی سلسلہ

تمام جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳ مارچ بروز سوموار مطابق ۱۸ رمضان المبارک یوم حضرت بانی سلسلہ ہوگا۔ اس لئے اپنے اپنے حالات کے مطابق جب مناسب سمجھیں اس دن کی شان کے مطابق پروگرام کو کامیاب بنا کر مرکز کو اس کی رپورٹ ارسال فرما دیں۔

نائب ناظر اصلاح وارشاد

عطیہ برائے گندم

ہر سال جماعتی نظام کے تحت مستحقین میں گندم تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد کافی ہے۔ اور ہر سال اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ اس کارِ خیر میں ہر سال صاحب استطاعت مخلصین حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ ۵۵۰-۱۳/۴-۲ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین ربوہ)

روزہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان میں خرچ بڑھ جاتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سحرگی کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں اور مشکل سے جو کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا بھی تو پھر افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے پکوا کے وہ اندھیر مارا اور ایسی شکم پُری کی کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی۔ اتنا خیال نہیں کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا نہ یہ کہ آگے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جاوے اور خوب پیٹ پُر کر کے کھایا جاوے۔ یاد رکھو اسی مہینہ میں ہی قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا اور قرآن مجید لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے اسی کی ہدایت کے بموجب عمل درآمد کرنا چاہیئے۔ روزہ سے فارغ البالی پیدا ہوتی ہے اور دُنیا کے کاموں میں سکھ کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ آرام یا تو مر کر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے روزہ سے بھی سکھ حاصل ہوتا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۲۱ ۔ مارچ ۱۹۹۲ء

حقوق العباد اور ایمان

برادرانہ تعلقات پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ دوسروں کی خوشی میں شریک ہو کر خوشی کا اظہار کیا جائے اور ان کے غم بانٹنے کیلئے ان کا ساتھ دیا جائے۔ زبانی جمع خرچ کی لفاظی دوستی پیدا کرنے اور اسے مضبوط بنانے میں ناکام رہتی ہے ۔ نفسیات کے ماہر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہمدردی کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں عمل کی ضرورت ہے ۔ یہ پوچھتے رہنا کہ مَیں آپ کیلئے کیا کر سکتا ہوں شائد کوئی نتیجہ پیدا نہ کرے لیکن آگے بڑھ کر کسی کا کوئی چھوٹا سا کام بھی کر دینا دل میں گھر کر لیتا ہے ۔ اور انسان اس قسم کی عملی ہمدردی کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا ۔ اور موقع ڈھونڈتا رہتا ہے کہ اس کے بدلے میں مَیں بھی کچھ کروں اور اس طرح دوطرفہ ہمدردی کا اظہار ہونے لگتا ہے اور بھائی چارہ کی حقیقی فضا پیدا ہونے لگتی ہے۔

غمی کا ایک موقع جس کا دل پر سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے وہ ہے فوتیدگی کون کون تعزیت کیلئے آیا۔ کس کس نے تجہیز و تکفین میں ہاتھ بٹایا۔ جنازے کے ساتھ کون کون گیا۔ آخری دعا میں کون کون شامل ہوا۔ یہ باتیں زندگی بھر یاد رہتی ہیں اور انسان ان کیلئے احسان مند ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اس کے جنازہ میں شامل ہونا چاہیئے ۔ اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہیئے ۔ یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں ۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اس میں ابھی بہت کمزوری ہے ۔ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایمان دار ہیں ۔ بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیئے ۔ جیسے خدا چاہتا ہے ۔ بھائیوں کے حقوق کو اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بے شک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات اعمال افعال کے لئے ایمان مثل ایک انجن کے ہے ۔ جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آتے جاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود ہی انسان کرنے لگتا ہے ۔ ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا ۔"

گویا کہ انسانی ہمدردی کے اظہار کے لئے ایمان کی ضرورت ہے ۔ اور چونکہ ایمان کا بیج آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے ۔ اس کے لئے اس کی مشق کرتے رہنا لازمی ہے ۔ حقوق العباد کے لئے ہر وقت اپنے دل میں تیاری کرتے رہنا چاہیئے۔ یہی وہ بات ہے جو ایمان کے بیج کو آہستہ آہستہ ترقی کا موقع دے گی۔

مَیں نے سوچا نہ تھا کہ کیا ہو گا
سوچتا بھی تو اس سے بنتا کیا
خوشدلی سے قبول کرتا ہوں
جو بھی دیتا ہے مجھ کو میرا خدا

ابوالاقبال

خیابانِ چمن کے نقرئی تھالوں میں ملتی ہے
صداقت بلبلِ ناشاد کے نالوں میں ملتی ہے

بڑی جنسِ گراں ہے آدمیت آج دنیا میں
فقط یہ شئے خدا کے ماننے والوں میں ملتی ہے

جوانی اور پیری پر نہیں ہے انحصار اس کا
یقیں کی دولتِ بیدار متوالوں میں ملتی ہے

نہیں مخصوص ذاتوں سے نہ نسلوں سے نہ رنگوں سے
محبت جس کو کہتے ہیں وہ دل والوں میں ملتی ہے

سکوں کی دولتِ عظمیٰ ہے وصلِ یار سے حاصل
یہ سیم و زر کے انباروں نہ زر والوں میں ملتی ہے

ستاروں میں نہ سورج میں، نہ برق و کہکشاں میں یہ
تبسم کی ضیاء توحید کے پیالوں میں ملتی ہے

خوشی کی جستجو بے سود ہے خوشحال لوگوں میں
خوشی کی روشنی بھی صرف غم والوں میں ملتی ہے

وہ کوئی شئے تو ہے آخر اسے کچھ نام دے ڈالو
جو زلفِ یار کے بکھرے ہوئے بالوں میں ملتی ہے

وہ کوئی آبلہ پا ہی بتا سکتا ہے کیفیت
جو راحت فیض اس کے پھوٹتے چھالوں میں ملتی ہے

فیض چنگوی

ہر احمدی رمضان میں تہجد پڑھے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جن احمدی ماؤں تک میری آواز پہنچی ہے یا والدین تک یا بچوں تک براہِ راست پہنچی ہے وہ خصوصیت کے ساتھ اس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ ایک احمدی بھی دنیا میں ایسا نہ ہو جس کو رمضان شریف میں تہجد کی عادت نہ ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد یٰسین لکھنوی۔ ایڈیٹر پندرہ روزہ المصلح۔ کراچی

تعلیم یافتہ طبقہ میں بے روزگاری

تیسری دُنیا کے ممالک جن میں پاکستان بھی شامل ہے عام بیروزگاری کا شکار ہیں۔ ان بیروزگاروں میں ایک بڑی تعداد تعلیم یافتہ لوگوں کی بھی ہے۔ تعلیم یافتہ لوگوں میں بیروزگاری کے ساتھ ساتھ ملکی معیشت کو کامیابی سے چلانے اور ترقی دینے کے لئے بہت سے اہم پیشوں میں تربیت یافتہ لوگوں کی شدید کمی بھی ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں بے روزگاری کے متعلق آگے چل کر کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔ اس سے قبل عام بیروزگاری کے متعلق مختصراً چند باتیں بیان کرنا ضروری ہیں۔ عام بیروزگاری کا تعلق ملکوں کی آبادی اور معاشی وسائل میں عدم توازن سے ہوتا ہے۔ یہ عدم توازن جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر زیادہ تعداد میں لوگ بیروزگار ہوں گے۔ بے روزگاری سے جو بے شمار دوسرے سماجی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں امن و امان کی بدحالی بھی شامل ہے جس کے نتیجہ میں کاروبارِ زندگی کے ہر شعبہ پر اثر پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے بیروزگاری میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

بیروزگاری کو دُور کرنے کے لئے معاشی اور سماجی منصوبہ بندی کے ماہرین ایک طرف آبادی بڑھنے کی رفتار کو کم کرنے اور دوسری طرف بچت اور سرمایہ کاری کے ذریعہ معاشی وسائل کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ معاشی ترقی کی منصوبہ بندی میں معیشت کے مختلف شعبوں میں پیداواری استعداد کو بڑھانے کے ذرائع بروئے کار لائے جاتے ہیں مثلاً صنعتوں میں خود کار مشینوں کا استعمال وغیرہ۔ اس صورتِ حال سے نہ صرف معیشت کے مختلف شعبوں میں افرادی قوت کی مجموعی مانگ میں کمی ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ پیشہ ورانہ رسد میں تعلیمی و تربیتی تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔

بعض صنعتیں یا روزگار مہیا کرنے والے ادارے اپنی پیداواری استعداد کو بڑھانے کے لئے یا اپنے مزدوروں اور ملازموں کی طرف سے پیدا کردہ مسائل سے حفاظت کی خاطر اپنے کارخانے یا ادارے کے بعض ذیلی شعبوں مثلاً ٹرانسپورٹ یا خام مال کی خریداری وغیرہ کے لئے اپنے کارخانے یا ادارے کے باہر دوسرے افراد یا اداروں کے ذریعہ مذکورہ بالا خدمات لیتے ہیں۔ پاکستان اور دُنیا کے دوسرے ملکوں میں اس طرح اپنے ادارے سے باہر سے اس قسم کی خدمات لینے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اس طرح خدمات انجام دینے والے افراد اور اداروں کو مجموعی طور پر شعبۂ خدمات SERVICES SECTOR کا نام دیا جاتا ہے۔ جب بڑے کارخانے یا ادارے ان کاموں کو اپنے یہاں سے خارج کرتے ہیں تو ان کو چھانٹی کرنی پڑتی ہے جس کے نتیجہ میں کچھ لوگ بیروزگار ہو جاتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے انہی کاموں کو انجام دینے کے لئے شعبۂ خدمات میں روزگار کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں لیکن اس کے لئے اکثر و بیشتر مختصر مدت کے لئے تنظیمی اور دوسری قسم کی صلاحیتوں کے لئے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

تعلیم و تربیت کے حکومتی اور نجی ادارے مذکورہ بالا تبدیلیوں سے قطع نظر افرادی قوّت کی پیشہ ورانہ جدید طلب کے مطابق اپنے تعلیمی و تربیتی ڈھانچے اور نصاب کو تبدیل کرنے پر اکثر و بیشتر رضامند نہیں ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ ان کی جدید تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے صلاحیت میں کمی ہوتی ہے۔ سوسائٹی بھی پیشہ ورانہ طلب و رسد کی تبدیلیوں سے ناواقف ہوتے ہوئے قدیم پیشوں میں تعلیم و تربیت کو ترجیح دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تعلیمی اور تربیتی اداروں سے وہ لوگ فارغ التحصیل ہوتے رہتے ہیں جن کی مانگ نہیں ہوتی ہے۔ دوسری طرف جدید قائم ہونے والی صنعتوں اور معیشت کے نئے شعبوں کو اُن کی ضرورت کے مطابق پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے لوگ نہیں ملتے۔ ایسے شعبوں میں تعلیم و تربیت حاصل کئے ہوئے نوجوان جن کی ترقی پذیر معیشت کو ضرورت نہیں ہوتی وہ بے روزگار رہتے ہیں۔

روزگار جیسے اہم معاملے میں تعلیم و تربیت کے ذمّہ دار حکومتی اور نجی ادارے، افراد خاندان، معاشرے کے دوسرے افراد اور تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے افراد نے خود کس طرح اور کیونکر تعلیم یافتہ طبقہ کی بیروزگاری کا سنگین مسئلہ پیدا کر دیا ہے اس کے بارہ میں بعض امور کا تذکرہ ذیل کی سطور میں کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اصلاحی اقدامات کی نشاندہی بھی کی جائے گی۔ مذکورہ امور اور ان کے متعلق اصلاحی اقدامات درج ذیل ہیں۔

* معاشرہ کے افراد انگریزی حکومت کے استعماری دَور سے ورثہ میں ملے ہوئے خیالات کے اثر کے تحت قدیم طرز کے چند پیشوں اور سرکاری ملازمت کو نسبتاً آبرومندانہ خیال کرتے ہیں۔ اس ترجیح کو وقارِ عمل (DIGNITY OF LABOUR) کے جذبہ کی تربیت کے ذریعہ بدلنے کی ضرورت ہے۔

* علماء کے قدامت پسند خیالات اور دینی مدرسوں کے نصاب کے زیرِ اثر سائنس اور انگریزی زبان کی تعلیم کا معیار بہت گر گیا ہے جس کی وجہ سے فارغ التحصیل ہونے والے نوجوانوں کی اکثریت ترقی پذیر معیشت کے مختلف شعبوں میں نہ تو کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور نہ امیدوار کی حیثیت سے کام سیکھنے کی صلاحیت کی حامل ہے۔ ان تمام مخالف عوامل کو دُور کرنے کی ضرورت ہے۔

* ۱۹۷۷ء سے آمرانہ حکومت نے اسلام کو بجائے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرنے کے تعزیرات اور کفر سازی کے لئے استعمال کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عدلیہ اور انتظامیہ میں علماء کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کئے گئے اور دوسری صورتوں سے حکومت کے مالی وسائل سے علماء کو فائدہ پہنچانے کا انتظام کیا گیا جس کی وجہ سے وہی مالی وسائل جو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہونے وہ اس کام پر استعمال نہ ہو سکے اور اس کی وجہ سے بھی ایک حد تک پڑھے لکھے لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں کمی ہوئی۔ طبقۂ علماء کو اگر مذہبی امور کی انجام دہی اُجرت کی بنیاد دہی پر کرتا ہے تو اس قسم کا بااُجرت روزگار ہر فرقہ نجی طور پر بغیر حکومتی امداد کے فراہم کر سکتا ہے۔

* مذکورہ بالا صورتِ حال میں علماء کی فرقہ ورانہ مذہبی اور سیاسی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔ علماء نے نوجوان طبقہ کی قوت سے فائدہ اٹھانے کے لئے یا تو اپنی مذہبی اور سیاسی فرقہ ورانہ سرگرمیوں کے لئے طلباء کی ذیلی تنظیمیں بنا لیں۔ یا طلباء کی تنظیموں میں نفوذ حاصل کر لیا جس کے نتیجہ میں ایک طرف طلباء کی توجہ تعلیم و تربیت کی طرف سے ہٹ گئی اور دوسری طرف مُلک کا امن و امان برباد ہوا بغیر باقاعدہ لیاقت اور صلاحیت کے طلباء نے سندات حاصل کر لیں۔ ایسی سندات کی بنیاد پر روزگار کے حصول پر بھی بُرا اثر پڑا اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا۔ پڑھے لکھے لوگوں کو روزگار مہیا کرنے میں مذکورہ تمام روکوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

* تعلیمی اور تربیتی نظام کے مختلف مدارج میں ایک سطح کے تعلیمی ادارے سے دوسری سطح میں جانے کے لئے تعلیمی تربیتی مضامین اور دیگر ضروریات اور حصولِ روزگار کے سلسلہ میں پیشہ کے انتخاب کے لئے مشورہ اور راہنمائی کی خدمات (COUNSELLING & GUIDANCE SERVICES) کی عمومی عدم موجودگی کی وجہ سے معاشرے میں مذکورہ بالا غلط قسم کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے رجحانات قائم ہیں جس کے نتیجہ میں ملکی نظام تعلیم اس قسم کے لوگ پیدا کرتا رہتا ہے جن کی ترقی پذیر معیشت کو ضرورت نہیں ہے۔ اس قسم کی مشاورتی خدمات آٹھویں جماعت اور اس کے بعد آگے تعلیم جاری رکھنے والے تمام طالب علموں اور طالبات کے لئے مہیا ہونا ضروری ہیں۔

* تعلیم کے مختلف مدارج میں مضامین کے انتخاب میں اور بعد اختتامِ تعلیم، پیشہ کے انتخاب میں والدین اور خاندان کے دوسرے افراد اپنے قدامت پسند خیالات کے ماتحت اثر انداز ہوتے ہیں۔ طالب علم اور طالبات خود بھی اپنے ماحول سے حاصل کردہ اثرات کے تحت صرف چند مفروضہ طور پر پسندیدہ پیشوں ہی میں جانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی راہنما بھی سستی ہر دلعزیزی کی خاطر اپنے حلقۂ انتخاب میں غلط قسم کے تعلیمی اور تربیتی ادارے قائم کرواتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی غلط خطوط پر میڈیکل کالجوں کی توسیع کے نتیجہ میں معاشرے میں ہر طرف بیروزگار میڈیکل گریجوایٹس نظر آرہے ہیں۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ میڈیکل ڈگری کے حصول پر کئی لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے بعد اپنی لیاقت پر پبلک ایڈمنسٹریشن کی اعلیٰ ملازمتوں کا امتحان پاس کر کے آج کل تقریباً پچاس فیصد سے زائد ابتدائی اعلیٰ عہدوں پر یہی بے روزگار میڈیکل گریجوایٹس کام کر رہے ہیں۔ پاکستان جیسے غریب ملک کا پبلک کے مالی وسائل کو اس طرح ضائع کرنا کہاں تک درست ہے؟

* ترقی پذیر تکنیکی اور تنظیمی مہارت اور جدید سے جدید تر بدلتی ہوئی مشینری کے استعمال کے باعث پیشوں کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات میں تبدیلی

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

حکمت و دانش کے موتی ۔ حضرت عمرؓ کے اقوال

خدائے حکیم حکمت کا مصدر اور منبع ہے۔ اس مصدر حکمت سے جو صادر ہوا وہی حقیقی حکمت ہے۔ خدا کے برگزیدہ رسول اور اُسکی کتاب اس پر روشن دلیل ہیں۔ اللہ نے جن برگزیدہ شخصیتوں کا رسولؐ کے صحابہؓ کے طور پر انتخاب کیا۔ اُن کے دامن حکمت کے جواہرات سے بھرے ہیں۔ اے کاش کوئی ان کا مطالعہ کرے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں خلفائے راشدین کے اقوال کو جمع کیا ہے۔ حضرت عمرؓ کے اقوال میں سے چند اقوال پیشِ خدمت ہیں فرمایا:۔

عورتیں تین قسم کی ہیں۔

ایک وہ جو نرم خو، ملائم طبیعت، پاک دامن محبت کرنے والی، اطاعت گذار۔ زمانہ کی مصائب کے مقابل اپنے گھر والوں کی مدد کرنے والی۔ نہ کہ ان کو زمانہ کے مصائب کے سپرد کرنے والی۔ یہ جنس بہت نایاب ہے۔ دوسری وہ عورت ہے جو پاک دامن اور فرمانبردار ہے۔ یہ صرف اولاد پیدا کرنے والی اور اُسے پالنے والی ہے۔ اسکے سوا کچھ نہیں تیسری قسم عورتوں کی گردن کا طوق ہے اللہ جسکی گردن میں چاہے پہنا دے اور وہی اسے اتار سکتا ہے۔

اسی طرح مرد بھی تین قسم کے ہیں:

ایک قسم وہ مرد ہے جو پاکباز مسلم اور صاحبِ خرد ہے۔ اگر کوئی الجھن پیش آئے تو اپنی فہم و دانش کی بناء پر اُس سے نکلتا ہے۔ دوسرا وہ انسان جو پاکباز ہے مسلم ہے لیکن عقل ذرا کم رکھتا ہے۔ جب اُسے کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے کسی صاحبِ رائے سے مشورہ لیکر اسکو حل کر لیتا ہے۔ تیسرا گمکردہ راہ ہے جسکی تقدیر میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے نہ یہ کسی سے مشورہ لیتا ہے نہ کسی مرشد کی اطاعت کرتا ہے۔

ایک بار ایک شخص حضرت عمرؓ کی خدمت میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا۔ اُس نے دیکھا کہ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اُم کلثوم حضرت عمرؓ سے لمبی چوڑی گفتگو کر رہی ہیں اُس نے سوچا میں اُن کی خدمت میں شکایت لے کر آیا تھا۔ یہ تو خود اس کا شکار ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اسے دیکھا تو آنے کی وجہ دریافت کی۔ اُس نے سارا ماجرا عرض کیا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ کی گفتگو سنکر میرا تو سارا شکوہ جاتا رہا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں اسکے حقوق کی وجہ سے درگذر کرتا ہوں ایک اس کا حق یہ ہے کہ یہ میرے اور آگ یعنی جہنم کے درمیان دیوار ہے میں اسکے ذریعہ حرام فعل سے بچتا ہوں۔ یہ میرے لئے سکینت کا باعث ہے دوسرا اس کا حق اسوجہ سے ہے کہ یہ میرے لئے بمنزلہ الماری SAFE کے ہے۔ میں جب گھر سے باہر ہوتا ہوں یہ میرے مال کی محافظ ہے تیسرا اس کا حق یوں ہے کہ یہ میرے بچوں کی ماں ہے۔ چوتھا اس کا حق یہ ہے کہ یہ میرا کھانا تیار کرتی ہے۔ پانچواں اس کا حق اس وجہ سے ہے کہ یہ میرے کپڑوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ اُس شخص نے جب یہ سنا تو عرض کی پھر میں بھی اپنی بیوی سے اسی طرح درگذر کرتا ہوں۔

آپ نے اہلِ شام کو نصیحت فرمائی کہ اپنی اولاد کو تیراکی، تیر اندازی یعنی نشانہ بازی اور شاہسواری اور جنگی حکمتِ عملی سکھلاؤ۔

فرمایا تین باتیں تیرے بھائی کے دل میں تیری محبت پیدا کرنے کی موجب بن سکتی ہیں۔

۱:۔ سلام کرنے میں پہل کرو
۲:۔ اُسکے ناموں میں اُسے جو سب سے پسند نام ہے اُس نام سے اُسے پکارو
۳:۔ وہ آئے تو مجلس میں اُسکے لئے جگہ پیدا کرو۔

ایک روز مہاجرین کو مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو دنیاداروں امراء اور حاکموں کے پاس زیادہ مت آیا جایا کرو۔ یہ خدا کو ناراض کرنے کا موجب بنتی ہے اور دیکھو بھوک رکھ کر کھایا کرو۔ زیادہ شکم پروری نہ کرو اس سے نمازوں میں سستی پیدا ہوتی ہے بیماریاں در کر آتی ہیں۔ صحت خراب ہوتی ہے۔ فرمایا اللہ کو لحیم و شحیم عالم پسند نہیں۔ ایک روز آپ نے ایک شخص کو دیکھا اس کا پیٹ بڑھا ہوا تھا۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کی خدا کی نعمت ہے۔ فرمایا نعمت نہیں عذاب ہے۔ فرمایا کھانے میں اعتدال سے کام لو۔ یہ بہتر ہے۔ اسراف سے دور رہو۔ خدا کی عبادت کی زیادہ توفیق پاؤ گے۔

شہروں کے باسیوں کو لکھا اپنی اولاد کو شناوری شاہسواری سکھاؤ۔ ضرب الامثال اور اچھے اشعار انہیں یاد کراؤ۔ فرمایا عرب اس وقت تک معزز رہینگے جب تک کمان کشی کرینگے۔ اور گھوڑے پر جست سے سوار ہونگے۔

ایک دن آپ عورتوں کا ذکر فرما رہے تھے۔ فرمایا خوشحالی بھی ایک خرابی ہے۔ جب آتی ہے عورتیں مطالبات زیادہ کرتی ہیں۔ اسکی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیئے۔ فرمایا عربوں کی مثال اُس اونٹ کی ہے جسکی ناک میں نکیل ڈالی ہو۔ وہ نکیل خدا نے میرے ہاتھ میں تھمائی ہے۔ سنو میرا فرض ہے کہ اونٹ کو خدا کی مدد سے سیدھے راستہ پر چلاؤں۔

سنو! میں داعی ہوں میری آواز پر لبیک کہو۔ پھر خدا سے یوں ملتجی ہوئے۔ اے اللہ میں بخیل ہوں مجھے سخی کر دے۔ میں سخت ہوں مجھے نرم کر دے میں کمزور ہوں مجھے طاقت عطا کر۔ اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا فرما۔ اپنے اولیاء کی محبت عطا کر اے اللہ مجھے اپنے دشمنوں کی دشمنی بخش کر آفات سے محفوظ رکھ۔ اللہ قیامت کے دن میرا حشر اشقیاء میں نہ ہو۔ اللہ اتنی دنیا نہ دینا کہ سرکش ہو جاؤں۔ اتنی کم بھی نہ دینا کہ بھول جاؤں کہ جو تھوڑا اور کافی ہو۔ بہتر ہے اُس سے جو زیادہ ہو اور خدا سے غافل کر دے۔

ازالۃ الخفاء اقوال عمرؓ صـ۱۹۲ تا صـ۱۹۴

سعیدہ احسن

احسان کا بدلہ احسان

اس وقت مدّعا یہ ہے کہ نظامِ جماعت کے ہم یوں سے ہر احمدی پر کس قدر احسانات ہیں اس کی بے شمار برکات سے ہم شب و روز متمتع ہو رہے ہیں۔ اس چشمۂ صافی سے ہمارے دل، ہماری روحیں، ہمارے اجسام کا ذرّہ ذرّہ جس جس رنگ میں فیضیاب ہو رہا ہے اُسے کچھ ہم ہی جانتے اور پہچانتے ہیں۔ ہم احمدی احباب ہیں سے جب بھی کسی پر کوئی آفت آتی ہے، دُکھ درد کی ہلکی سی کسک محسوس ہوتی ہے تو جھٹ دُعا اور دَوا اور مشورہ کے لئے بلکہ مالی امداد تک کے لئے پیارے امام اپنے پیارے آقا کا دَرِ دولت کھٹکھٹاتے ہیں۔ اور آنجناب مادرِ مہربان سے بڑھ کر بے چین ہو جاتے ہیں۔ ساری جماعت کے لئے اور اس کے ایک ایک فرد کی پریشانی کا ازالہ کرنے کے لئے۔

اور آج اے احبابِ کرام! مرد و زن، بچو، بوڑھو اور جوانو ہمارا پیارا آقا مغموم ہے۔ متفکر ہے۔ رنجیدہ ہے کہ آپ کی رفیقۂ حیات اور ہماری پیاری ماں سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ ایک عرصہ سے بسترِ علالت پر ہیں۔ اور قابلِ فکر کیفیت میں ہیں۔ "کیا احسان کا بدلہ احسان ہی نہیں ہے"۔ پر عمل کرتے ہوئے اپنے شافی خدا کے حضور التجا کریں کہ

تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
جلد تر دے انہیں شفا پیارے
اپنے وَجہِ کریم کا صدقہ
اپنے نامِ عظیم کا صدقہ
اپنے پیارے حبیب کا صدقہ
ہمیں اس غم سے کر رہا پیارے

نوٹ: یہ محض دعائیہ الفاظ ہیں ورنہ شاعری سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

درخواست دُعا

آجکل مختلف کلاسوں کے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ احباب تمام احمدی طلباء اور طالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

کرکٹ کی کومنٹری
COMMENTARY OF CRICKET

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں:

"بہت سے نوجوان کرکٹ کا اتنا شوق رکھتے ہیں کہ وہ باقی چیزیں بھول کر بھی کمنٹری سُننے لگ جاتے ہیں اور بعض دفعہ فرائض کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ..... یہ وہ مواقع ہیں جہاں لغو حرام میں داخل ہو جاتے ہیں .... کرکٹ کی کومنٹری کو ویسے تو اس کو لغو نہیں کہہ سکتے۔ ایک صحت مند دلچسپی ہے۔ اس کا شوق پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن جب یہ فرائض پر اثر انداز ہو۔ جب نیکی کے کاموں پر اثر ڈالے تو پھر نہ صرف لغو بلکہ حرام میں داخل ہو جاتی ہے ..... اگر احمدی نوجوان اپنی اس دلچسپی کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک کاموں کی خاطر یہ قربانی کریں گے۔ تو ہو سکتا ہے ان کا یہ فعل پسند آ جائے اور کمزور ٹیم کے حق میں یہ بھی ایک گونہ دعا بن جائے۔ تو اگر ان کو اپنی کرکٹ کی ٹیم سے سچی محبت ہے، تو یہ بھی ایک ذریعہ ہے، ان کو دعا دینے کا .....

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔" (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۸۴ء)

ناگورنو کاراباخ

ناگورنو کاراباخ کی حد پر ایک شہر آگدم ہے آرمینیا کی فوجوں نے وہاں پر دل کھول کر شیلنگ کی ہے جس کے نتیجے میں وہاں سے آذری باشندے اپنے آپ کو محفوظ جگہوں پر لے جانے میں مصروف ہیں۔ باکو سے خبر ملی ہے (باکو آذربائی جان کا دارالحکومت ہے) کہ آرمینیا نے گذشتہ دنوں جو حملہ کیا تھا اس میں کم از کم ساٹھ افراد اس شہر میں ہلاک ہو گئے تھے۔ جب شیل گرنے شروع ہوئے تو لوگوں نے خوف کے مارے آگدم سے بھاگنا شروع کر دیا۔ اور جس قسم کی بھی سواری انہیں مل سکی ہے کر کسی محفوظ جگہ پر چلے گئے۔ کچھ لوگ بیٹ لاک شہر میں جا رہے ہیں۔ آرمینیا کی فوجوں نے جو حملے کئے ہیں اس میں جانیں بھی ضائع ہوئیں ہیں اور مکانات بھی جلے ہیں۔ چنانچہ جلتے ہوئے مکانوں میں سے بعض لوگوں کو کھینچ کھینچ کر نکالا گیا۔ آگدم کے قریب جہاں آذریوں نے اپنے مورچے لگائے ہوئے تھے۔ آرمینیا کی فوجوں نے وہاں پر حملے کر کے انہیں پسپا کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

بنگلہ دیش میں سیلابوں کی روک تھام

گذشتہ روز ورلڈ بنک نے کہا کہ امیر ممالک اور عالمی چندہ دہندگان بنگلہ دیش کو سیلابوں سے بچانے کیلئے ساٹھ کروڑ ڈالر ادا کریں گے۔ ڈھاکہ بنک کے نمائندے "کرسٹو فر ولوبی" نے بتایا کہ پندرہ کروڑ ڈالر سے چھبیس ایسی سکیمیں ہیں جو بنگلہ دیش کی سیلاب ایکشن پلین پر کام کر سکیں گی۔ اس سلسلے میں چندہ دینے والے جو نصف رقوم ادا کر چکے ہیں۔ اس بات سے خوش ہیں کہ اب تک جو کام ہوا ہے وہ تسلی بخش ہے۔ یہ ساری باتیں مسٹر "ولوبی" نے ایک نیوز کانفرنس کے موقعے پر بتائیں۔ دراصل ڈھاکہ میں ایک تین روزہ ریویو کانفرنس منعقد کی گئی تھی جس کے اختتام پر یہ کانفرنس بلائی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ ساڑھے چار کروڑ ڈالر جو پانچ سکیموں پر خرچ کئے جائیں گے جن میں سے ایک سکیم کا تعلق دارالحکومت ڈھاکہ سے ہے۔ جہاں پچاس لاکھ لوگ بستے ہیں۔ مسٹر ولوبی نے بتایا کہ بہت سے چندہ دینے والے اس لئے خوشی خوشی ادائگی کر رہے ہیں کہ انہوں نے بنگلہ دیش کے فلڈ ایکشن پلین کو بہتر طریق پر کام کرتے دیکھا ہے۔ جہاں تک بنگلہ دیش کے سیلابوں کا تعلق ہے یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ وہاں نہایت باقاعدگی کے ساتھ سیلاب آتے رہتے ہیں اور یہ ملک ہے بھی دنیا کے غریب ترین ملکوں میں سے ایک ملک۔ فی کس سالانہ آمدنی صرف ۱۷۰ ڈالر بتائی جاتی ہے۔ ۱۹۸۷ء اور ۱۹۸۸ء میں جو شدید سیلاب آئے انہوں نے بنگلہ دیش کے تقریباً ۲/۳ حصے کو زیر آب کر دیا اور فصلوں کو تباہ کرنے کے باعث بجٹ کو خسارے کا بجٹ بنا دیا اور خورونوش کی اشیاء ضرورت سے کم رہ گئیں۔ ۱۹۹۱ء میں جو سیلاب آیا اس سے ایک لاکھ اڑتیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے اور تقریباً تین ارب ڈالر کا اقتصادی نقصان ہوا۔ بنگلہ دیش میں تقریباً انیس ملین ٹن خوراک ہر سال پیدا کی جاتی ہے اور دو ملین درآمد کی جاتی ہے۔

چین نے بھی دستخط کر دیئے

بڑے ممالک میں سے صرف چین ایک ایسا ملک تھا جس نے نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط نہیں کئے تھے۔ لیکن اب کیان کچن (QIAN QICHEN) چین کے وزیر خارجہ نے برطانوی وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ پر برطانیہ کے وزیر اعظم کو وہ دستاویزات پیش کر دی ہیں جو اس معاہدے سے تعلق رکھتی ہیں اور اس طرح چین بھی ان بڑے ملکوں میں شامل ہو گیا ہے جو نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے آپس میں معاہدہ کر چکے ہیں۔ اس موقعہ پر مسٹر جان میجر نے کہا کہ یہ ایک بہت اہم اقدام ہے اور اس سے نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے میں بڑی مدد ملے گی۔ جان میجر نے مزید کہا اور یہ بات اس وقت کہی گئی جب انہوں نے دستاویزات وصول کر لئے تھے کہ یہ اقدام بھی ثابت کرتا ہے کہ خلیج کی جنگ نے اسلحہ کے پھیلاؤ کے روکنے کے نظریہ کی اہمیت ظاہر کر دی ہے۔

مغربی ممالک امریکہ کی رہنمائی میں اس خطرے کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ چین نے دیگر ممالک کو نیوکلیئر اسلحہ کی طرف بڑھنے میں مدد دی ہے بیجنگ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ انہوں نے اس تکنیک کو دوسروں کی طرف منتقل کرنے یا کسی رنگ میں بھی اس کے پھیلاؤ کے لئے کوئی قدم اٹھائے ہیں۔ برطانوی سرکاری افسروں نے کہا کہ مسٹر کیان نے جان میجر کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفت و شنید کی اور انہیں ان دستاویزات کی تفصیل بتائیں جن کے ذریعے چین نے نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کے روکنے کا معاہدہ کر لیا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ برطانیہ کی پارلیمنٹ کے تمام دھڑوں کے نمائندوں کو چین آکر حقوق انسانی کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ اگرچہ اس دورے کی تاریخ تو مقرر نہیں ہوئی۔ لیکن سابق وزیر خارجہ مسٹر سر جیفرے ہاؤ اس وفد کی سربراہی کریں گے۔ دراصل اس بات کی امید اس وقت دلائی گئی تھی۔ جب جان میجر گذشتہ جنوری میں نیویارک میں چین کے وزیر اعظم لی پنگ سے ملے تھے۔ چین نے اس بات پر بھی رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ وہ میزائل دیگر ممالک کو برآمد نہیں کریگا لیکن اس کے ساتھ ہی چین نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے بلکہ ایک رنگ میں مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ نے جو پابندیاں چین پر لگائی ہوئی ہیں اور جن کا تعلق ہائی سپیڈ تیز رفتار کمپیوٹر اور سٹلائیٹ کی فروخت سے ہے وہ اٹھالی جائیں۔

روسی اقتصادیات

روس کی اقتصادی حالت کے گرنے کا اندازہ اسطرح لگایا جاسکتا ہے کہ اب لوگ مکھن خریدنے کیلئے بھی اسلحہ فروخت کر رہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ شاید اسلحہ کی فروخت ہی ایک ایسی بات ہے جو اقتصادی حالت کو بالکل تباہ ہو جانے سے بچا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنا زیادہ اس بات کے حق میں شور مچایا گیا تھا کہ روس کا طرز زندگی اور اس کا طرز معیشت اس لئے بہتر ہے کہ ہر شخص کوئی نہ کوئی کام کرتا ہے اور پیداوار میں اضافے کا باعث بنتا ہے اتنا ہی اب یہ بات واضح ہوتی چلی جارہی ہے کہ یہ طرز معیشت اور طرز زندگی نہایت نامناسب تھی۔ لیبر کو مجبور کر کے اس سے کام لیا جاتا تھا۔ اور ایسی مجبوریاں اکثر ناکامی پر منتج ہوا کرتی ہیں۔ اب پیداوار اتنی کم ہو گئی ہے کہ فاقوں تک کی نوبت پہنچی۔ پچھلے دنوں یہ خبریں آیا کرتی تھیں کہ خورونوش کی دوکانوں پر جو خریداروں کی لائینیں لگتی ہیں ان میں بعض اوقات دو دو دن لوگوں کو کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ لیکن شائد اس وقت پھر بھی انہیں کچھ نہ کچھ تو مل جاتا ہوگا۔ اب دوکانیں بھی خالی ہیں اور پیداوار کا بھی کوئی امکان نہیں۔ اور اگر کچھ ہے بھی تو اتنی زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے کہ اچھے بھلے لوگوں کی استطاعت سے بھی باہر ہے چونکہ روس میں بے انتہا اسلحہ موجود ہے اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ خوراک کی بجائے بھی اب ان کے پاس صرف اسلحہ ہی رہ گیا ہے۔ اور اسی اسلحہ کو فروخت کر کے یہ اپنی جیسی کیسی بھی گذر اوقات کر رہے ہیں۔ اب روس میں صنعتکاری اسلحہ کے سوا اور کسی چیز کی اس پیمانے پر نہیں ہوتی۔ تیل کی پیداوار بھی نہایت سرعت کے ساتھ کم ہو گئی ہے۔ میخائل گورباچوف کے دور اقتدار کے آغاز میں اس بات کا امکان تھا کہ ہائی ٹیکنالوجی پلانٹ کو سول پیداوار میں تبدیل کیا جاسکے گا۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہو سکا اس لئے عوام الناس کی ضرورت کی اشیاء ملنی محال ہو گئی ہیں۔ لوگ تبدیلیوں کے متعلق سوچتے ہیں تو ان کی حیرت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اسی طرح ان کی مشکلات میں بھی۔

شہزادی ڈیانا طلاق کے بارے میں

شہزادی ڈیانا ابھی بچی ہی تھی کہ اس کے والدین ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے اگرچہ وہ ایک خاصے امیر گھرانے کی بچی تھی لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے والدین کی آپس میں جدائی سے اس پر اثر نہیں ہوا ہوگا۔ ویسے بھی عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ٹوٹتے ہوئے گھروں کے بچے ذہنی طور پر متاثر ہو جاتے ہیں۔ پھر ۱۹۸۱ء میں شہزادہ چارلس کے ساتھ اس کی شادی ہوئی اور گذشتہ دس سال میں ہر قسم کے حالات کے باعث ایسے بھی۔ جب وہ بہت خوش نظر آئی اور معاشرے نے اس کی خوشیوں کا بھرپور مزا اٹھایا اور ایسے حالات میں بھی جب یہ بات سامنے آنے لگی کہ شائد شہزادہ چارلس اور شہزادی ڈیانا اکٹھے نہ رہ سکیں گے لہذا چارلس کے متعلق کئی دفعہ ایسی باتیں ہوئیں کہ وہ شہزادی ڈیانا میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہے اور شہزادی ڈیانا جیسے اپنے باپ کی اس کی ماں سے جدائی کا حادثہ کبھی بھول نہیں سکتا۔ اپنے متعلق بھی یقیناً یہی سوچتی ہوگی کہ اگر خدانخواستہ چارلس اور وہ الگ الگ ہو گئے تو زندگی مشکل ہو جائے گی۔ گذشتہ روز شہزادی ڈیانا نے کہا کہ طلاق ایک نہایت تکلیف دہ امر ہے اور میاں بیوی کے الگ الگ ہو جانے سے نہ صرف وہی دو افراد متاثر ہوتے ہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سے لوگ اس کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے متعدد متعلقہ تنظیموں میں جا جا کر دیکھا ہے کہ لوگوں کی کیا حالت ہے وہ کس کرب میں سے گذرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ انہیں آنسو اور کرب دیکھنے کا بہت موقعہ ملا ہے۔ ناپختہ جذبات انتہائی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ جب میاں بیوی الگ الگ ہو جائیں اور ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر زندگی نہ گزار سکیں تو ان کے جذبات کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ظاہر طور پر یہ بات سامنے نہ بھی آئے تو نہیں کہا جاسکتا کہ ان کے دل کی کیفیت پرسکون ہے اور پھر بچوں کا تو کہنا ہی کیا۔ وہ تو یقیناً خاصی بڑی مشکل میں دھکیل دئے جاتے ہیں۔

شہزادی ڈیانا نے مزید کہا کہ اگر زندگی پرسکون ہو تو نہ صرف ماحول میں خوشیاں بکھیرتی ہے بلکہ کام کی اہلیت اور صلاحیت پر بھی مثبت رنگ میں اثر انداز ہوتی ہے۔

شہزادی ڈیانا کے دو بیٹے ہیں اور اب بعض اخبارات اس بات کو ہوا دے رہے ہیں کہ شہزادی ڈیانا اور شہزادہ چارلس ایک ساتھ نہیں رہ سکتے

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

چوہدری انوار الحسن

مکرم بابا محمد دین ــ درویش قادیان

بابا محمد دین صاحب عمر تقریباً ۷۰ سال کمر خم کھائے ہوئے جھکے جھکے اپنے تمام فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ کسی کے سہارے کے محتاج نہیں۔ صدر انجمن کی ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں۔ نمازیں بھی باجماعت ادا ہو رہی ہیں۔ تہجد بھی گرمی ہو یا سردی خواہ بارش بیت المبارک میں آکر پڑھتے۔ دنیاوی لحاظ سے ان پڑھ مگر تقویٰ کے لحاظ سے بہت بلند مقام پر فائز تھے۔

درویشی کا دور۔ مجرد۔ خود اپنے ہاتھ سے سارا کام کرنا۔ گذارہ کے لئے جو وظیفہ غالباً ۲۵۔۳۰ روپے ماہوار ملتے اخراجات بھی پورے کرتے چندے بھی دیتے۔ لازمی چندہ جات کے لئے تو وظیفہ میں سے بچت کر کے دیتے رہتے اضافی چندہ جات کے لئے عجیب انداز تھا۔

جانوروں کے بچے ۴۔۵ روپے میں خرید کر رکھتے پالتے پوستے۔ جب جانور جوان ہو جاتا فروخت کر کے چندہ ادا کر دیتے تھے۔ یہ بابا محمد دین صاحب ایک مرتبہ بھینس کی بچی (کٹی) لے کر پالی۔ بہشتی مقبرہ کی صفائی بھی کرتے جاتے اور جو گھاس ہوتا اس سے اسے پالتے رہے جب جوان ہوئی فروخت کیا اور فوری طور پر چندہ دے دیا۔ یہ ایک مثال نہیں بلکہ سال ہا سال یہ سلسلہ چلتا رہا۔ جانور پالتے رہے فروخت کرتے رہے چندے دیتے رہے۔

عجیب تقویٰ کے معیار پر قائم تھے۔ ایک مرتبہ تحریک جدید کا وعدہ لکھوانے کیلئے ان کے گھر ناصر آباد حاضر ہوئے فرمانے لگے کہ ذرا ٹھہرو میں اندر سے ہو کر آتا ہوں چند لمحات کے بعد ایک پوٹلی سی پکڑی ہوئی ہے اور اسے لے کر باہر تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرا ۷۰ روپے وعدہ لکھ لیں (اس وقت صحیح رقم تو یاد نہیں رہی غالباً ۷۰ روپے ہی کا وعدہ تھا یا شاید ۵ یا ۱۰ روپے کی کمی بیشی ہو سکتی ہے) اور ساتھ ہی نوٹ پکڑائے کہ یہ وصولی بھی کر لیں جب رقم گنی گئی تو ۵ روپے زائد تھی ۷۵ روپے نکلے۔ میں نے ۵ روپے واپس دینے کی کوشش کی تو کیا پیارا جواب ملا کہ بیٹا میں تو ۷۰ روپے گن کر لایا تھا۔ اگر یہ ۷۵ روپے آگئے تو اس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں ۷۵ روپے دوں۔ اس لئے میں ۵ روپے واپس کیوں لوں یہ بھی میرے چندہ میں ہی شمار کر لیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ سنہ ۵۴-۵۵ء میں ایک بہترین قسم کی بھینس سو سوا سو روپے میں مل جاتی تھی جبکہ آج اسی قسم کی بھینس سترہ اٹھارہ ہزار میں بھی نہیں مل سکتی۔ گائے تو ۳۰۔۳۵ روپے میں ملا کرتی تھی۔

حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے تحریک فرمائی کہ تمام احباب جماعت قرآن کریم ناظرہ اور پھر باترجمہ سیکھیں۔

چنانچہ میری ڈیوٹی لگی کہ عصر کی نماز کے بعد بیت الناصر میں میں بابا محمد دین صاحب کو قرآن کریم پڑھایا کروں۔ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانا شروع کیا۔ تقریباً ایک ماہ ابتدائی حروف الف۔ ب پڑھاتا رہا۔ اگر بابا جی کو 'الف' یاد رہ گیا تو 'ب' بھول گیا اور اگر اگلے روز 'ب' یاد رہ گئی تو الف بھول گیا۔ آخر ایک روز میں نے پوچھا کہ بابا جی میں نے جو رپورٹ دینی ہے اس میں کیا لکھوں کہ میں نے بابا جی کو کہاں تک پڑھایا۔ بڑا پیارا جواب دیا فرمانے لگے کہ بیٹا امام جماعت کا حکم ہے میں نے مرتے دم تک پڑھتے رہنا ہے خواہ ایک لفظ بھی یاد نہ ہو۔ میں نے تو حکم ماننا ہے یہ خدا کی مرضی ہے کہ یاد ہو یا نہ۔ کیا تقویٰ تھا کیا اطاعت کا نمونہ تھا کیا فرمانبرداری تھی۔ سبق یاد نہیں ہو رہا۔ عمر کا تقاضا بھی یہ تھا لیکن صرف ثواب کی خاطر باقاعدہ پورا وقت دے کر سبق پڑھا جا رہا ہے۔ محنت جاری ہے پھل لگانا خدا کا کام ہے۔ یقیناً خدا تعالیٰ نے پھل تو لگایا ہوگا جو کہ مقبرہ بہشتی میں سکون کی نیند سو رہے ہیں۔

بوساطت چوہدری رشید الدین

مکرمہ احمد بی بی صاحبہ

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب وریا چک ۳۷ جنوبی سرگودہا سابق دیہاتی معلم کی اہلیہ محترمہ احمد بی بی صاحبہ لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر اسی برس تھی۔ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں اور اپنے عقائد اور جماعتی تعلق میں بہت مخلص تھیں۔ ایک دور میں ان کا خاندان جماعت کی مخالفت بھی کرتا رہا اور خود انہیں بھی احمدیت ترک کرنے کی ترغیب دی جاتی رہی لیکن وہ بڑی ثابت قدمی اور کامیابی سے اس ابتلاء کے دور سے گزریں اور اپنے ایمان اور اخلاص میں مزید ترقی کی۔ انہوں نے اپنی اولاد کی بھی اس رنگ میں تربیت کی کہ وہ خادم دین بنے۔ چنانچہ ان کی بچی عزیزہ ممتاز بیگم صاحبہ نے لمبا عرصہ تک بطور سیکرٹری لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔

اگرچہ انہیں سکول میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع تو نہ ملا تاہم قادیان میں قیام کے دوران جب حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی تحریک فرمائی تو بڑے شوق سے اس میں حصہ لیا۔ وہ بچوں کی طرح باقاعدہ تختی لکھتی تھیں۔ اپنی اس محنت سے کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔

وہ بڑی صابر و شاکر عورت تھیں۔ بیماری اور پیرانہ سالی میں انہیں اپنے جوان سال بیٹے اور داماد کی وفات کے پے در پے دو صدمات سے واسطہ پڑا۔ تاہم وہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔ اور اپنا ہم و غم خدا تعالیٰ کے حضور ہی پیش کیا اور نمازوں اور ذکر الٰہی میں مشغولیت زیادہ کر لی۔ چنانچہ وفات کے وقت بھی وہ وضو کر کے نماز مغرب ادا کرنے کی تیاری کر رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا اور انہوں نے اپنی جان خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ہے اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا اور متقی بن سکتا ہے۔ اور اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے تو کہہ دے (تو جواب دے کہ میں (ان کے) پاس ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ (وہ دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں) یعنی میں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ چاہیئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں۔ جن کا میں نے حکم دیا اور ایمان حاصل کریں تا کہ وہ مراد کو پہنچ سکیں۔ اور اس طرح سے بہت ترقی ہو گی۔"

(خطبہ جمعۃ الوداع یکم نومبر ۱۹۰۷ء)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

اور وہ اپنی ذاتی خوشیوں سے بھی محروم ہو چکے ہیں۔

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

از یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تا کہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۷۲ میں غلام مصطفیٰ ولد اللہ رکھ صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۱۲-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار پونڈ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام مصطفیٰ لنڈن گواہ شد نمبر ۱۔ نصیر احمد قمر لنڈن۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مجید احمد سیالکوٹی لنڈن۔

مسل نمبر ۲۸۳۷۳ میں وحید احمد ولد ابراہیم درویش قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ DM جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ وحید احمد ولد ابراہیم جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک محمود احمد جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نصیر احمد قمر ولد چوہدری مشتاق احمد جرمنی۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے آجکل تعلیم و تربیت کو تا زندگی قائم رکھنے کی ضرورت ہے اگر اس کا خیال نہ رکھا جائے تو بے روزگار ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس قسم کی بے روزگاری کی صورت میں متبادل روزگار کے حصول کے لئے مناسب قسم کی اور اکثر صورتوں میں قلیل المدتی تعلیم و تربیت کے ذریعہ بے روزگاری (SERVICES) کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ اس قسم کی معلومات کے بغیر نہ تو (COUNSELLING) کا کام کیا جا سکتا ہے اور نہ مستقبل کے تعلیمی اور تربیتی ڈھانچے میں با مقصد تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

صوبائی حکومتوں کے ماتحت ایک بے جان ادارہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج ہے یہ ادارہ روزگار کے متلاشی رجسٹر ہونے والوں میں سے بمشکل پندرہ فیصد لوگوں کو روزگار دلانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس دعویٰ کے متعلق حکومت کے اندر اور باہر شکوک و شبہات قائم رہتے ہیں۔ ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء کی عالمی جنگ کے دوران اس وقت کی حکومت ہند نے اپنی جنگی کوششوں (WAR EFFORT) کے سلسلہ میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج قائم کئے تھے اس وقت کے لئے اس ادارے کی حقیقی ضرورت کا اندازہ صرف اس ایک بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ کی ضروریات کے لئے برطانوی ہند کی زمانہ امن کی تقریباً ڈیڑھ دو لاکھ فوج کو یک دم بڑھا کر پچیس لاکھ کر دیا گیا تھا۔ اس قدر بڑی فوج کی ضروریات کے لئے صنعتی سرگرمی بڑھائی گئی تھی اور اس کے ذریعہ روزگار کے مواقع میں زبردست اضافہ ہوا تھا۔ لہٰذا اس ادارے کی اور اس کام کی جو اس وقت کرنا تھا ضرورت تھی جنگ کے خاتمہ اور بعد از جنگ کے کام انجام دینے کے لئے اس ادارے کی تنظیم نو کی ضرورت تھی جو صحیح خطوط پر نہیں کی گئی۔ روزگار کی طلب و رسد کو معیشت کو ترقی دینے کی کوششوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے آج بھی یہ ادارہ با مقصد اور با معنی اعداد و شمار فراہم کر کے کار آمد ہو سکتا ہے۔ ہمارے ملک کے کارخانے اور روزگار دینے والے دیگر ادارے یا تو عموماً فیکٹری کے دروازے پر سے یا اپنے پرانے ملازموں کی وساطت سے نئی بھرتی کرتے ہیں اس لئے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے لئے صرف روزگار کے متلاشیوں کو رجسٹر کر کے ان میں سے پندرہ فیصد کو روزگار دلانے کا کام کافی نہیں ہے اس ادارے کو تعلیم و تربیت کے ذمہ داروں، صنعتی اداروں کے مالکان اور ان حکومتی اداروں کے مشورہ سے جن کا تعلق ترقیاتی پروگراموں سے ہو، صحیح سمت میں چلانے کی ضرورت ہے اس طرح یہ ادارے نئے سرمایہ کاروں ترقیاتی پروگراموں کے مینیجروں، تعلیمی اور تربیتی اداروں میں مختلف سطح کی تعلیم و تربیت اور پیشوں کے انتخاب کے لئے کے مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔

وہ لوگ بھی جو موجودہ وقت روزگار کے لئے تعلیم و تربیت سے محروم رہ گئے ہیں ان کے لئے بھی بعض صورتوں میں قلیل المدت تربیت کے ذریعہ روزگار کا انتظام کیا جا سکتا ہے مثلاً بجلی کے کام سے متعلق پلمبنگ اور ویلڈنگ وغیرہ کے لئے ابتدائی با اجرت کام کرنے کی صلاحیت تین چار ماہ میں حاصل کی جا سکتی ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں تعلیم یافتہ طبقہ میں بے روزگاری کا جو تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے حل کے لئے معاشرے کو بحیثیت مجموعی توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن بعض امور ایسے ہیں جو صرف حکومت سے تعلق رکھتے ہیں ان کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ دراصل حکومت نہ صرف بحیثیت مجموعی بلکہ اس کا ہر ادارہ کسی نہ کسی رنگ میں روزگار کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے یہ اس طرح کہ اول تو تمام حکومتی ادارے ملا کر اگر دیکھا جائے تو روزگار مہیا کرنے میں اول مقام رکھتے ہیں۔ پھر تعلیم و تربیت کے ادارے بھی روزگار کے مسائل سے تعلق رکھتے ہیں جس کا مختصر بیان اوپر کیا جا چکا ہے۔ صحت عامہ کے ذمہ دار ادارے، ذرائع حمل و نقل کے ادارے اور سب سے بڑھ کر امن و امان کے قائم رکھنے والے ادارے سب ہی کسی نہ کسی رنگ میں مسائل روزگار پر اثر انداز ہوتے ہیں ان سب کا یہاں پر ذکر کرنا تو مشکل ہے البتہ حکومت کی سطح کے بعض اداروں کے بارہ میں چند باتوں کا ذکر ضروری ہے۔

بعض صورتوں میں ہمارے حکومتی ادارے ترقی یافتہ ملکوں سے امدادی پروگراموں کے ساتھ آنے والے غیر ملکی ماہرین کے غلط مشوروں پر عمل کرتے ہیں جو وہ اپنے ترقی یافتہ صنعتی ملکوں کے تجربہ کی بناء پر دیتے ہیں۔ مثلاً ملکی یا علاقائی سطح پر سروے یا جائزوں کے ذریعہ مجموعی (AGGREGATE) اعداد و شمار اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ جن کو روزگار میں پیشہ وارانہ طلب و رسد کے جلد جلد ہونے والے تغیرات سے پیدا ہونے والے مسائل کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ان جلد ہونے والے تغیرات کی معلومات پیشہ کے انتخاب کے لئے مشورہ اور راہ نمائی کی خدمات (COUNSELLING AND GUIDANCE) مشاورتی خدمات کے لئے روزگار کے موجودہ مواقع اور مستقبل قریب میں پیدا ہونے والے پیشوں کے بارہ میں معلومات مہیا کرنے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

تعلیم یافتہ لوگوں میں بے روزگاری کے مسئلہ کے بارہ میں جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آج کل کے زمانے میں چونکہ پیداواری طریقوں اور اس کی تنظیم میں جلد جلد تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں افرادی قوت کی طلب و رسد میں اور مختلف پیشوں کی مانگ میں جلد جلد تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے معاشرے کے افراد کو، خاندانوں کو، حکومت کے تعلیمی و تربیتی اداروں کو اور سماجی اور معاشی منصوبہ بندی کرنے والوں کو افرادی قوت کی طلب و رسد کی پوری معلومات کی بنیاد پر مستقبل کے لئے وقفہ وقفہ سے فیصلہ کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

(پندرہ روزہ المصلح ۱۶ اکتوبر تا ۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ گوجرانوالہ جیل میں قیدیوں نے بغاوت کر دی۔ پولیس نے باغیوں پر قابو پانے کے لئے کمانڈو ایکشن کیا اور اندھا دھند فائرنگ کی جس سے ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ جب کہ ۶۰ زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں ایک ہیڈ وارڈن بھی شامل ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سمیت کئی اہلکار زخمی ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ جیل میں "فتیانہ گروپ" ایک چکی بند قیدی کو زدوکوب کر رہا تھا جیل حکام اسے چھڑانے آئے تو ملزموں نے جیل کے عملے کی پٹائی کر دی اور ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سمیت ۴ جیل اہلکاروں کو یرغمال بنا کر چھت پر چڑھ گئے۔

○ سکھر اور لاڑکانہ ڈویژن میں ۲۴ گھنٹے کے دوران ۱۸ افراد کو اغوا کر لیا گیا۔ ۱۰ مسلح ڈاکو سندھ کے شہر داراں میں ایک گھنٹہ تک لوٹ مار کرتے رہے۔ ڈاکوؤں نے گوٹھ حاجل خان میں ۱۰ لاکھ روپے تاوان نہ ملنے پر پانچ ٹرانسفارمر تباہ کر دیئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے روبرو بھکر کے جوڈیشل مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ چوہدری محمد اسلم نے اپیل کی ہے کہ انہیں اور ان کے اہل خانہ کو پولیس سے تحفظ دلایا جائے انہوں نے کہا کہ پولیس ان کے اہل خانہ کو بہاولنگر میں اتنا ہراساں کر رہی ہے کہ وہ خود اپنے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ مجسٹریٹ مذکور نے ایک ملزم کا پولیس کو ریمانڈ دینے سے انکار کیا تھا۔

○ مصطفیٰ جتوئی نے حکومت کے خلاف مؤثر اتحاد بنانے کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کر دی ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں ایک ایسا شخص بھی وزیر بنایا گیا ہے جس پر خود حکومت نے غبن کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مظفر شاہ نے جو راستہ اپنایا ہے اس سے سندھ کے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

○ نوائے وقت کے چیف ایڈیٹر نے کہا ہے کہ سیاسی محاذ آرائی کی وجہ سے میں مارشل لاء کے سائے دیکھ رہا ہوں۔

○ صوابی کے قریب بھاری تعداد میں غیر ملکی ہتھیار برآمد کر لئے گئے ہیں اور تخریب کاری کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ میر افضل خان نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت ایسے اقدامات سے پرہیز کرے جس سے صوبوں میں احساس محرومی پیدا ہوتا ہے۔

○ کراچی میں ایک دن میں ڈکیتی کی سات وارداتوں میں آٹو کمپنی کے پونے نو لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ تین دکانیں لوٹ لیں۔ ایک تاجر کو گولی مار کر اس سے ۵۵ ہزار روپے چھین لئے۔

○ غلام مصطفیٰ جتوئی کو آئی جے آئی سے نکال دیا گیا ہے۔ سندھ میں پی ڈی اے سے تعاون کرنے پر این پی پی کو اتحاد سے علیحدہ کرنے کا فیصلہ اتحاد کے سربراہ نواز شریف نے شریک پارٹیوں کے سربراہوں سے صلاح و مشورہ کے بعد کیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جتوئی نے خود ہی راستہ الگ کر لیا تھا لیکن نواز شریف کو انہیں الگ کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مشورہ دیا تھا کہ جتوئی کا اخراج دستور کے خلاف ہو گا۔

○ جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا سمیع اللہ نے کہا ہے کہ حکومت نے نفاذ شریعت کے سارے راستے بند کر دیئے ہیں۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ حکومت نے ملک کو معاشی لحاظ سے مفلوج کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی نے ہمیشہ بلیک میلنگ کی سیاست کی ہے

○ مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سینیٹر اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ اے این پی کے مقابلے میں جماعت اسلامی ایک بہتر جماعت ہے۔ کیونکہ جماعت اسلامی صرف مسلم لیگ کی دشمن ہے۔ جبکہ اے این پی ملک دشمن ہے۔

○ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے سندھ میں ڈگری کے قریب گوٹھ مرزا مہر علی پر حملہ کر کے ایک شخص کو ہلاک کر دیا۔ بہاریوں کے ۱۰ مکانوں کو آگ لگا دی ایک ایکڑ پر کھڑی فصل کو آگ لگا دی۔ ڈاکوؤں نے جاتے جاتے پولیس کے نام دھمکی آمیز خط چھوڑا کہ اگر ہمیں عام معافی نہ ملی تو تمام تھانے تباہ کر دیئے جائیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ پانچویں کرکٹ ورلڈ کپ میں پاکستان سیمی فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ پاکستان نے اگرچہ نیوزی لینڈ کو ہرا دیا تھا۔ لیکن اگر آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے میچ میں ویسٹ انڈیز جیت جاتا تو پاکستان سیمی فائنل میں نہ پہنچ سکتا۔ آسٹریلیا نے ویسٹ انڈیز کو ۵۸ رنز سے ہرا دیا۔ عالمی شہرت کے حامل اور دنیا میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے سنیل گواسکر نے کہا ہے کہ پاکستان ورلڈ چیمپئن شپ جیت لے گا۔ سیمی فائنل میں اب پاکستان کا مقابلہ ۲۱ مارچ کو نیوزی لینڈ ہی سے دوبارہ ہو گا۔

○ بھارت نے پانچ ملکی کانفرنس کی تجویز ایک بار پھر رد کر دی ہے۔

○ جنوبی افریقہ میں ریفرنڈم کے ذریعے نسلی امتیاز کی مکروہ پالیسی ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ صدر ڈی کلارک نے اصلاحات کے حق میں ریفرنڈم بھاری اکثریت سے جیت لیا ہے۔

○ سری لنکا کے جنگل میں شدید لڑائی سے ۱۰۰ باغی اور ۲۶ فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ افغان فوج کے افغان لیڈر گلبدین حکمت یار سے کہا ہے کہ اگر ان کا ضمیر زندہ ہے۔ تو ہم وطنوں کے خون سے ہاتھ نہ رنگیں۔

○ امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ میزائیل لے جانے والے شمالی کوریا کے جہازوں کا راستہ نہیں روکیں گے۔

○ نگورنو کارا باخ کے علاقے میں آرمینیا اور آذربائیجان کی فوجوں کے درمیان شدید لڑائی میں ۳۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ عراق میں قید ایرانی قیدیوں نے اپنے وطن واپس جانے سے انکار کر دیا ہے۔

○ ارجنٹائن میں اسرائیلی سفارت خانہ بم کے زبردست دھماکے سے تباہ کر دیا گیا۔ عمارت تباہ ہونے کے علاوہ ۱۰ افراد ہلاک اور ۹۵ زخمی ہو گئے۔

○ ماہرین کا خیال ہے کہ برطانیہ میں قبل از وقت انتخابات کرا کے اکثریت حاصل کرنے کے بارے میں برطانوی وزیر اعظم جان میجر کی چال کامیاب نہیں ہو گی۔

○ ازبکستان کے صدر نے کہا ہے کہ ان کا ملک زیادہ مراعات دینے والوں سے تعلقات قائم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکومت نے قرضہ دینے پر جو آمادگی ظاہر کی ہے اس سے محبت اور بھائی چارے کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔

ڈاؤلینس
فریج۔ ڈیپ فریزر
کے با اختیار ڈیلر
احمدیہ ماڈرن سٹورز۔ ربوہ فون ۶۶۱

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ
خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۱، ۶۰۶